امام خمینی

حق مغفرت کرے عجب آزاد مرد تھا

عمیدالرحمٰن عثمانی

انقلاب ایران کے تاریخ ساز قائد، ایران میں اسلامی جمہوریہ کے بانی، روحانی پیشوا اور عالم اسلام کے ایک عظیم فرزند علامہ روح اللہ آیت اللہ خمینی مرحوم ۳/ جون بروز شنبہ کو اپنی علالت اور آپریشن میں ناکامی کے بعد بالآخر وہاں پہونچ گئے جہاں ہم میں سے ہر ایک کو ایک دن جانا ہے۔ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔ علامہ خمینی کے انتقال کی خبر سے مسلم ممالک میں صفِ ماتم بچھ گئی، موت اٹل اور برحق ہے اور یہ تلخ گھونٹ ہر متنفس کو اپنے وقت پر پینا ہے۔ "کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْت"۔ اور "إِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ" فرمانِ الٰہی ہے۔

تاہم اس کارگاہِ ہستی میں بعض شخصیات ایسی بھی پیدا ہوتی ہیں، جن کے دنیا سے اُٹھ جانے کے بعد جو خلا پیدا ہوتا ہے، اس کا پُر ہونا ممکن نہیں ہوتا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ موجودہ صدی میں جن اہم شخصیات نے جدید تاریخ پر گہرے نقوش و اثرات چھوڑے ہیں اور ایک لمبی مدت تک جن کی یاد باقی رکھی جائے گی ان میں مرحوم رہنما کی انقلاب آفریں ذات بھی

شامل ہے۔

بلا شبہ علامہ خمینی کے انتقال سے سیاسی بالغ نظری، جرأت، بے باکی عزم اور خودداری کے ایک دور کا خاتمہ ہو گیا، علامہ خمینی اپنی ذاتی خصوصیات اوصاف اور کمالات کے اعتبار سے ایک پرکشش، باوضع اور بھاری بھرکم شخصیت کے مالک تھے ان کے بعض عقائد، افکار و نظریات، سیاسی سوچ واپروچ اور طریق کار سے جمہوری اختلاف کے باوجود ان کی اصول پسندی جذبۂ حریت، ایثار وقربانی اور جدوجہد کی تعریف کئے بغیر چارۂ کار نہیں ہے۔

علامہ آیت اللہ خمینی ۱۹۰۰ء شمالی ایران کے جران نامی ایک قصبہ خمین میں پیدا ہوئے کل عمر ۸۹ رسال کی پائی، بچپن سے ہی آپ کی تعلیم و تربیت ایک خاص ماحول میں ہوئی، آپ نے اسلامیات، دینیات، فقہ اور فلسفہ کے شعبوں میں تعلیم حاصل کی، وہ بلا کے ذہین اور تیز آدمی تھے، اور شروع سے ہی ایران میں شاہی طرز نظام اور پہلوی سلطنت کی مغرب نواز پالیسیوں کے سخت مخالف تھے۔ جوانی کی دہلیز میں قدم رکھتے ہی انھوں نے بادشاہی طرز نظام کے خلاف مہم کا آغاز کر دیا۔ ایران کے سابق بادشاہ رضا شاہ پہلوی دور اقتدار میں جب ملک میں بدعنوانی اور انارکی کا غلبہ ہو گیا اور پورے ملک میں مغربی تہذیب و کلچر کا یلغار ہونے لگا۔ تو ایران کے مذہبی علماء اور عوام حکمران طبقہ کے شدید مخالف ہو گئے اور آیت اللہ خمینی کی ابھیج ایک بے باک رہنما کی حیثیت سے بننے لگی، ۱۹۶۳ء میں خمینی نے حکومت وقت کے خلاف علم بغاوت بلند کیا، نتیجۃً ملک بھر میں بڑے پیمانے میں تشدد اور افراتفری پھیل گئی۔ حکومت نے آیت اللہ خمینی کو گرفتار کر لیا اور اس کے بعد ۱۹۶۴ء میں ان کو ملک بدر کر دیا۔ پہلے آپ نے عراق میں پناہ لی، اور وہاں بھی انھوں نے پہلوی راج کے

خاتمہ کے لئے اپنی جد وجہد جاری رکھی۔ جب انہیں عراق سے بھی نکالا گیا تو وہ پیرس چلے گئے اور جلاوطنی کی چودہ سالہ مدت میں بھی حکومت ایران کا تختہ الٹنے کی شبانہ یوم فکر میں کوشاں رہے اس دوران خمینی نے زیادہ سے زیادہ ایرانی عوام کا اعتماد اور ہمدردیاں بھی حاصل کرنے کی کوشش کی اور اس میں پوری طرح کامیاب رہے چنانچہ ۱۹۷۸ء میں جب اندرون ملک شاہی نظام کے خلاف زبردست بغاوت پھوٹ پڑی تو رضا شاہ پہلوی کو ۱۶ جنوری ۱۹۷۹ء کو اپنا تخت وتاج چھوڑ کر فرار ہونا پڑا جلاوطنی کے طویل وقفے کے بعد ۱۹۷۹ء میں علامہ خمینی اسلامی جمہوریہ انقلاب کے بانی کی حیثیت سے وہ اپنے وطن لوٹے تو ان کی عمر ۸۰ سال کے قریب تھی، اپنی پیرانہ سالی اور ضعیف العمری کے باوجود ان میں جو قوت ارادی، عزم وعمل، اپنے نظریہ کی حقانیت وصداقت پر اعتماد اور مقصد کے حصول کے لئے لگن تھی تاریخ عالم میں اس کی مثالیں بہت ہی خال خال نظر آتی ہیں۔

مارچ ۱۹۷۹ء میں ایرانی عوام کی اکثریت نے "اسلامی جمہوریہ" کے حق میں ووٹ دیا اور ملک میں "شیعہ مذہب" کو سرکاری دین قرار دیا گیا اور جو جدید آئین مرتب کیا گیا اس کے تحت علماء کی کونسل کو "ویٹو پاور" حاصل ہو گیا اور علامہ خمینی تاحیات ایران کے اعلیٰ اختیار والے رہنما قرار دیئے گئے۔

ایران میں شہنشاہی نظام کے خاتمہ کے بعد جو سیاسی اور فکری انقلاب آیا اس نے پوری دنیا کو حیرت واستعجاب میں ڈال دیا۔ علامہ خمینی نے اپنے فکر و تدبر اور سیاسی سوجھ بوجھ سے ایران میں انقلاب برپا کر کے نہ صرف شہنشاہیت کی تابوت میں آخری کیل ٹھونک دی بلکہ ملک کا پورا سیاسی اور اقتصادی نظام بدل کر رکھ دیا۔

علامہ خمینی نے اپنی زندگی میں جس قدر نشیب و فراز دیکھے اور جس طرح واقعات پر وہ اثر انداز رہے اس کی بھی کوئی جھلک ہمیں دوسرے معاصر سیاسی قائدین کی زندگیوں میں نظر نہیں آتی۔ علامہ کی وطن سے جلا وطنی، ایرانی انقلاب، شاہ ایران کی معزولی اور زوال، امریکہ اور مغربی ممالک کے ساتھ تصادم، سفارت کاروں کا یرغمال، امریکہ سے اثاثہ جات کا حصول عراق کے ساتھ طویل ترین جنگ پھر جنگ بندی ایسے ہنگامہ خیز واقعات ہیں جن میں سے ایک آدھ بھی بہت سے رہنماؤں کی زندگی میں وقوع پذیر نہیں ہوتا۔

جدید دور کی تاریخ میں یہ بہت ہی اہم واقعہ ہے کہ علامہ خمینی کی رہنمائی اور پیغام کے نتیجے میں ایران کی نوجوان نسل نے مغربی زندگی اور جدیدیت لاابالی کی بدترین لعنت سے نجات حاصل کی اور اپنے آپ کو مذہب اور اقدار سے وابستہ کر کے سر اٹھا کر فخر اور وقار کے ساتھ جینے لگے، اس عظیم انقلابی کارنامہ کا عالم عرب سمیت عالم اسلام نے بجا طور پر دل سے خیر مقدم کیا تھا، لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ انقلاب ایران کے بعد اکثر عرب اور اسلامی ممالک کے ساتھ ایران کے تعلقات میں کشیدگی رہی اور اس کی وجہ وہ ایرانی تحریکات تھیں جن کے ذریعہ علامہ خمینی نے ایرانی طرز کا اسلامی انقلاب ان ممالک میں بھی درآمد کرنے کی کوشش اور تلقین کی تھی۔

ہمیں یہ مان لینا چاہیے کہ علامہ خمینی موجودہ دور کے ان عظیم رہنماؤں میں شامل تھے جو فکری انقلاب کے ذریعہ دنیا میں تعمیری تبدیلی کے خواہاں ہوتے ہیں،

علامہ خمینی ایران کو ایک اسلامی مملکت کا نمونہ بنا کر پیش کرنا چاہتے تھے تاکہ آج کی جدید اور مغرب زدہ ماحول میں ایک ایسی سلطنت وجود میں

آسکے۔ جو عملاً اسلام کی حقیقی اور عملی تصویر بن جائے۔ علامہ خمینی کا یہ نعرہ کہ "لا شرقیہ ولا غربیہ۔ اسلامیہ اسلامیہ" کا مفہوم بھی یہ تھا کہ ایک ایسا نظام قائم کیا جائے جو مغرب اور مشرق کے مہلک اثرات سے پاک ہو اور جس میں اسلامی فکر و شعور کی جھلک ملتی ہو۔ یہ تصور بہت اچھا اور یہ کوشش بہت مبارک تھی۔ اگر یہ ساری صورت حال عملی شکل اختیار کر لیتی تو اسلامی ممالک امریکی اور روسی غلبے اور تسلط سے نکل کر اپنی ایک آزاد معیشت قائم کر لیتے اور دونوں بلاکوں کے معاشی اور تمدنی غلبے کا شکار ہونے سے بچ جاتے۔ مگر افسوس ایسا نہیں ہو سکا۔ ع

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

علامہ خمینی اب اس دنیا میں نہیں رہے اور ان کی موت نے ردِ عمل کا جو سلسلہ شروع کیا ہے وہ حالانکہ ابھی ابتدائی مراحل میں ہے۔ ایران سے باہر بھی رنج و غم کی لہر فطری ہے اس طرح یہ تشویش بھی بجا ہے کہ علامہ خمینی کے بعد وہاں کے سیاسی حالات کیا کچھ رُخ اختیار کریں گے؟ مغربی ایشیا کی صورت حال پر علامہ کے انتقال سے کیا اثرات مرتب ہوں گے؟ اور عالم اسلام سمیت اب بڑی طاقتوں کی بھی خارجی پالیسی کیا کچھ بنے گی؟، اور جناب علی خامنائی نے اپنی ذمہ داریاں سنبھال لی ہیں تاہم علامہ خمینی کو جو مقام و مرتبہ اور ایرانی عوام میں مقبولیت و محبوبیت اور اثر و رسوخ حاصل تھا وہ سب کچھ کسی دوسرے رہنما کو حاصل ہونا ممکن نہیں۔ پھر بھی امید کی جا سکتی ہے کہ خمینی اور خامنائی میں جو صوتی و لفظی یکسانیت اور ہم آہنگی ہے وہ گفتار و کردار اور فکر و عمل کے سانچے میں بھی ڈھل سکیں گے۔ ہمیں اعتراف ہے کہ علامہ خمینی اس صدی کے ان عظیم رہنماؤں میں تھے جن کے اثرات مادی اور جغرافیائی حدود سے ماورا تھے اور بقول شاعر مشرق۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے ✓ بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا